RECD. No.L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ
۱۰ شعبان ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۲۸ صلح ۱۳۴۰ ہش ۲۸ جنوری ۱۹۶۱ء نمبر ۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۷ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت نسبتاً بہتر ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؎

پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے ساٹھ کروڑ روپے سرمایہ کی پیشکش

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے حالیہ غیر ملکی دوروں کا خوشگوار اثر

کراچی ۲۷ جنوری۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے حالیہ غیر ملکی دوروں کی بدولت پاکستان کے دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے لئے ساٹھ کروڑ روپے سے زائد قرض دستیاب ہوگا۔ اس کے علاوہ تجارت اور غیر ملکی نجی سرمایہ کاری میں اضافے کے بھی روشن امکانات ہیں۔ وزیر صنعت مسٹر اے۔ کے خان کے بیان کے مطابق مغربی جرمنی کی حکومت نے پاکستان کو اٹھارہ کروڑ روپے اور یوگوسلاویہ نے سات کروڑ روپے کے قرضے کی پیشکش کی ہے۔ جاپان سے بھی ۲۷ کروڑ روپے قرض ملنے کی توقع ہے۔ ایک جرمن فرم نے ہسپتال کے سامان کی صورت میں دس کروڑ روپے کے قرض کی پیشکش کی ہے۔ مغربی جرمنی اور جاپان کی فرموں نے فولاد کے دو کارخانے ایک کراچی اور دوسرا مشرقی پاکستان میں قائم کرنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ کارخانے قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کی غرض سے جرمنی سے فنی ماہرین کی ایک جماعت اگلے ماہ یہاں پہنچ رہی ہے۔ جاپان کا ایک وفد بھی عنقریب سرمایہ لگانے کے امکانات کا جائزہ لینے کی غرض سے یہاں آرہا ہے۔ پاکستانی حکومت دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے تحت ان مختلف ترقیاتی منصوبہ کی ایک فہرست عنقریب جاپان بھیجے گی۔ جن کے لئے جاپان سے سرمایہ ملنے کی توقع ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب کے افسر عنقریب باہمی بات چیت کے ذریعہ دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے لئے سعودی سرمایہ کاری کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان نے سعودی عرب سے سرمایہ لگانے کی جو استدعا کی تھی شاہ سعود نے اس پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

—— لاہور ۲۷ جنوری مردم شماری کے سلسلہ میں ۳۱ جنوری کو عام تعطیل ہوگی۔ اس تاریخ کو حکومت مغربی پاکستان کے دفاتر بند رہیں گے ؎

روس نے امریکہ کے دو ہوا باز رہا کر دیئے

امریکہ کے سراغ رساں طیارے روس پر پرواز نہیں کریں گے

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ امریکہ کے نئے صدر مسٹر کینیڈی نے کل رات عہدہ سنبھالنے کے بعد اپنی پہلی پریس کانفرنس میں امریکی قوم کو یہ خوشخبری سنائی کہ سوویٹ روس نے یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو بحیرہ بیرنٹ میں جو امریکی طیارہ مار گرایا تھا۔ اس کے دو امریکی ہوا باز رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب وہ روس سے اپنے وطن واپس آرہے ہیں۔ امریکہ نے ان ہوا بازوں کیپٹن جان میکون اور کیپٹن اومسٹڈ کو رہا کرانے کے لئے کوئی روسی مطالبہ نہیں مانا۔ تاہم صدر کینیڈی نے اعلان کیا کہ آئندہ روس پر دیکھ بھال کے لئے یو ٹو۔۲ کی پرواز کا سلسلہ شروع نہیں کیا جائے گا۔

صدر کینیڈی نے اعلان کیا کہ ابھی میں نے مسٹر خروشیف سے ملاقات کا کوئی پروگرام نہیں بنایا۔ چین کے بارے میں آپ نے کہا۔ "اگر چین کو اناج کی ضرورت ہو تو امریکہ فاضل اناج بھیجنے کے سوال پر بخوشی غور کرے گا۔ لیکن ابھی اس امر کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے کہ چین کسی ایسی پیشکش کا خیر مقدم کرے گا۔ کیوبا کے بارے میں صدر نے کہا امریکی حکومت کیوبا سے سفارتی تعلقات بحال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ کانگو کے متعلق صدر کینیڈی نے کہا کانگو میں قحط پر قابو پانے میں امداد دینے کے لئے امریکہ کافی مقدار میں اناج بھیجے گا۔ جنیوا میں ایٹمی تجربات بند کرنے کی بات چیت کے متعلق مسٹر کینیڈی نے کہا۔ امریکہ کو اس بات چیت کی تیاری کے لئے مزید وقت درکار ہے۔ چنانچہ وہ چاہتا ہے کہ یہ بات چیت مارچ کے آخر تک ملتوی کر دی جائے ؎

پچاس ہزار تکلوں کی منظوری

ملتان ۲۷ جنوری۔ محکمہ صنعت کے ڈائرکٹر مسٹر اے ایم کے مزاری نے کہا ہے کہ موجودہ کارخانوں کی توسیع اور نئی صنعتوں کے قیام کی درخواستوں پر غور کرنے والی صوبائی کمیٹی نے ٹیکسٹائل انڈسٹری کی توسیع کے پروگرام کے تحت مزید پچاس ہزار تکلے لگانے کی منظوری دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سوت کی تقسیم کی نگرانی کے لئے مزید عملہ بھرتی کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ نیا عملہ پانچ انڈسٹریل افسروں اور کئی انسپکٹروں پر مشتمل ہوگا۔ جو ایک ڈپٹی ڈائرکٹر کے ماتحت کام کریں گے۔

—— راولپنڈی ۲۶ جنوری۔ کینیڈی وزیر مسٹر گورڈن چرچل نے آج یہاں دوپہر کے کھانے پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سے ملاقات کی۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحتیابی کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۷ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ؎ آمین

متبادل تعمیرات کے لئے پہلی قسط

لاہور ۲۷ جنوری۔ وادیٔ سندھ کے ترقیاتی فنڈ کے لئے عالمی بنک کے ایک نمائندہ سر کنیلم گائی نس نے کہا ہے کہ فنڈ کی پہلی قسط حکومت پاکستان کو اسی سال مارچ میں ادا کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا پہلے پروگرام کے مطابق ابتدائی قسط جنوری میں پاکستان کو ملنے والی تھی۔ لیکن نہری پانی کے معاہدہ کی توثیق میں تاخیر کے باعث اس رقم کی ادائیگی مارچ تک ملتوی کرنا پڑی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جولائی ۱۹۵۹ء کے بعد سے تعمیراتی مصارف کے بل واپڈا کی طرف سے عالمی بنک کو ۱۵ دن میں پیش کر دیئے جائیں گے ان مصارف کا تخمینہ ۲۰ کروڑ روپے کے قریب ہے۔

درخواست دعا

مکرم تنویر صاحب ایڈیٹر الفضل چند دنوں سے کھانسی وغیرہ سے بیمار ہیں اب کسی قدر پہلے سے آرام ہے احباب اللہ تعالیٰ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں ؎ (ادارہ)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ہفتہ تحریک وصیت ۔۔۔ ۳۱ مارچ لغایت ۶ اپریل ۶۱ء

سلسلہ احمدیہ کے علماء کرام اور عہدیداران جماعتہائے احمدیہ سے مخلصانہ اپیل

نظامِ وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے اور اس نظام کو حضور نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قائم اور جاری فرمایا ہے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ اپنی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ یا اپنی ماہوار یا سالانہ آمدنی (جس پر ان کا گزارہ ہو) کے کم سے کم دسویں حصہ کی وصیت اشاعت اسلام و دیگر اغراض دینیہ کے لئے بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کریں۔ مگر اس سے بھی زیادہ ضروری اور اہم شرط تقویٰ اور طہارت ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام الوصیت میں فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ (یا آمد) کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اُسکے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنیوالا نہ ہو۔"

غرض یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے جو اس نے اپنے ان بندوں پر نظام وصیت کی صورت میں فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں۔ اور حضور کے تمام دعاوی پر صدق و صفا کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں مگر سوچنے والی بات یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ اکناف عالم میں حضور کے متبعین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں مگر وصیت کرنیوالوں کی تعداد اس وقت تک ۱۶ ہزار کے قریب ہے یہ بات ہم سب مرکزی کارکنان اور مقامی عہدیداران کے لئے قابل غور اور باعث فکر ہونی چاہیئے کہ یہ مقدس اور مبارک تحریک جس پر تمام دنیا کے لئے نظام نو کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور جو خدا کرے ہماری زندگیوں میں یا آئندہ کسی وقت بنی نوع انسان کیلئے امن و راحت اور خوشحالی اور فارغ البالی کا ذریعہ بننے والی ہے۔ ۵۵ سال گزر جانے پر بھی نہایت ابتدائی حالت میں ہے اسوقت تک صرف ۱۶ ہزار نفوس کا نظام وصیت میں شامل ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ہم نے اس مبارک اور مقدس تحریک کی فیوض و برکات اور مقاصد عالیہ کو اپنے دوسرے بھائیوں کے ذہن نشین کرانے کے لئے پوری کوشش نہیں کی۔ اور اس مسئلہ کی اہمیت کو جماعت کے سامنے پورے طور پر واضح کرکے اس کی اشاعت کا حق ادا نہیں کیا ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ وفات مسیح کا مسئلہ تو جس کا تعلق غیروں سے ہے اور جسکے اعلان پر دنیا میں ایک شور برپا ہوگیا تھا۔ دنیا میں عام قبولیت حاصل کرتا چلا جا رہا ہے مگر مسئلہ وصیت جو خالصۃً ہماری جماعت کا اندرونی معاملہ اور عقیدہ ہے اُسکی عملی قبولیت کی رفتار اتنی سست ہو حالانکہ دونوں مسئلوں کا سرچشمہ ایک ہے دونوں مسئلے ایک ہی قلب مطہر پر نازل ہوئے ہیں اور دونوں کو ایک ہی زبان مبارک نے بیان فرمایا ہے۔ اسکی وجہ میرے خیال میں یہی ہے کہ پہلے مسئلہ پر جتنا زور غیروں میں اشاعت کیلئے دیا گیا ہے اس کا عشر عشیر بھی جماعت کے اندر مسئلہ وصیت کی اشاعت پر نہیں دیا گیا۔ حالانکہ اشاعت اسلام کے ذرائع میں سے یہ ایک بہت بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے پس غفلت ہماری اپنی ہی ہے اور اپنی اس کوتاہی کے ہم آپ ہی ذمہ دار ہیں کہ جماعت کے اندر ہم نے مسئلہ وصیت کی کما حقہٗ اشاعت نہیں کی۔

"ورنہ خدا کی قسم جماعت احمدیہ کے اندر اسلام کے احکام پر پابندی کرنے والوں اور تقوےٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والوں اور اللہ تعالےٰ کو ایک جاننے والوں اور اسکے رسول پر سچے ایمان لانے والوں اور حقوق عباد ادا کرنے والوں کی ہرگز کمی نہیں۔"

ہزاروں ہزار ایسے نفوس موجود ہیں جو ان صفات حسنہ سے متصف ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہر سال ہزاروں سعید روحوں کو مسیح محمدی کی غلامی میں داخل کرکے ان میں اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی اور صرف اس بات کی ہے کہ ان کو سمجھایا جائے کہ واذا الجنۃ ازلفت کا موعود زمانہ یہی ہے۔ پس اے مخلص احباب جماعت! آؤ اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کا کم سے کم دسواں حصہ اشاعت اسلام اور دیگر اغراض دینیہ کے لئے دیکر اس کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بقاءہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

۱۔ "اس وقت میرے نزدیک یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے"۔

۲۔ "کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو"۔

۳۔ "تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو"۔

۴۔ "ہر جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی جو اسکی اور اسکے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے بنیاد رکھی ہے"۔

۵۔ "وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں"۔

۶۔ "ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے"۔

۷۔ "جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بھی بنا دیتا ہے"۔

۸۔ "میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں ہے کیونکہ اسوقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کے لئے تیار ہوتا ہے"۔

۹۔ "بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی (بہشتی مقبرہ میں) مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر (وصیت نہ کرنے کی وجہ سے) دفن نہیں کئے جا سکتے"۔

۱۰۔ "میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینی اور دنیوی برکات سے مالامال ہو سکیں"۔

ان اقتباسات سے ظاہر و باہر ہے کہ حضور کی یہ کتنی شدید خواہش ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر (بالغ اور صاحب جائیداد اور کمانے والا) فرد وصیت کرکے الوصیۃ میں مندرجہ مقاصد کو پورا کرنے والا بنے۔ اسی لئے ۱۹۵۵ء کی مجلس مشاورت میں حضور نے یہ تجویز منظور فرمائی تھی (اور گذشتہ مجلس مشاورت میں بھی اس پر زور دیا گیا ہے) کہ

۱۔ سال میں ایک ہفتہ تحریک وصیت منایا جائے۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اسلام اور نیشنلزم

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء میں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر

(۲)

نیشنلزم اور اتحادِ انسانی

دنیا کی نگاہ نیشنلزم سے آگے نہ جاتی لیکن اسلام کی نگاہ اس سے بہت آگے جاتی ہے اور جس انٹرنیشنلزم اور وَن ورلڈ یعنی آفاقیت کی پکار آج ہم سننے لگے ہیں اُس کی پہلی پکار اسلام نے بلند کی تھی۔ لیکن اسلام نے انٹرنیشنلزم اور وحدت دنیا کی تفصیلات کو نظر انداز نہیں کیا۔ اس نے پہلے یہ سکھایا کہ مقامی، علاقائی یعنی نیشنل تنظیمیں کیسے قائم کی جا سکتی ہیں۔ اسلام نیشنل تنظیم کو بُرا نہیں سمجھتا اور وہ بُری ہو بھی کیوں جبکہ وہ اپنی ذات میں انسانی ترقی کی ایک ضروری منزل ہے۔ اسلام کے نزدیک نیشنل تنظیم اپنے دائرے اور اپنی جائز حدود میں بابرکت ہے۔ کیونکہ وہ ہمیں مقامی مقابلوں سے، ملک کے اندرونی خلفشار سے اور فرقہ وارانہ رقابتوں سے نجات دلاتی ہے۔ ہاں اپنی جائز حدود سے تجاوز کرنے کے باعث وہ نیشنل تنظیم بُری ہے اور وہ نیشنلسٹ جذبات بُرے ہیں۔ جو ہمیں انسانیت کے مطمحِ نظر یعنی اتحادِ انسانی سے روکتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر چیز کا اپنا ایک مقام اور درجہ ہے۔ اس درجہ سے اُس درجہ کو بڑھانا بھی بُرا ہے۔ اور اس درجہ سے اسے گرانا اور گھٹانا بھی بُرا ہے۔ بعض لوگ (اور مسلمانوں میں ایسے لوگ دوسری قوموں کی نسبت زیادہ تعداد میں ملتے ہیں کیونکہ مسلمانوں میں اتحادِ انسانی کا عظیم الشان سبق گہرے طور پر راسخ کر دیا گیا ہے) اتحادِ انسانی کے عظیم الشان مقصد سے عقلی اور جذباتی طور پر اس قدر متاثر ہوتے ہیں کہ وہ مقامی نیشنل تنظیموں کو حقیر جاننے لگتے ہیں۔ مجھے اپنے ایک دوست کا فقرہ یاد آ رہا ہے جو برملا ان کی زبان سے ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ نکلا ہے۔ اور وہ اسے اکثر دہراتے رہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ "میں پاکستانی نہیں مسلمان ہوں"۔ میں نے ان سے کئی دفعہ کہا کہ افغانی، ایرانی، ترکی، عرب، چینی، انڈونیشی مسلمان اور آپ میں کچھ تو فرق ہے لیکن وہ پھر بھی یہی کہے جاتے ہیں کہ نہیں، میں پاکستانی نہیں میں مسلمان ہوں۔ اب یہ ایک جذباتی اور ذوقی بات ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ ہمارے انسانی حقوق اور ہمارے اخلاق کی اول نگران اور ہماری تربیت کا اول مکتب ہماری مقامی یعنی نیشنل تنظیم ہے۔ اور وہ تنظیم ہماری اپنی ہے، اس کے نیک و بد کے ہم خود ذمہ دار ہیں۔ اگر ہم اسے نقصان پہونچاتے ہیں یا اس کے رعب کو کم کرتے ہیں۔ تو ہم اپنا نقصان خود کرتے ہیں۔ اور گویا اپنی ناک خود کاٹتے ہیں۔ البتہ اتحادِ انسانی کا دائرہ اس سے وسیع تر ہے۔ اور دونوں اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے بارہ میں عقلی اور جذباتی طور پر متاثر ہو کر اس درجہ غلو پر اتر آنا کہ دوسرے کی اہمیت میں فرق آ جائے درست نہیں ہے۔ جہاں نیشنلسٹ تنظیم اپنے دائرے میں بابرکت اور مفید ہے۔ وہاں یورپ کی دیکھا دیکھی مسلمان قوموں میں نیشنلسٹ امنگوں کا ضرورت سے زیادہ ترقی کر کے بے اعتدالی کی راہ اختیار کرنا بھی درست نہ ہو گا۔ ایک طرف اسلامی تعلیم کی روح کے مطابق نیشنلسٹ تنظیم سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانا چاہیئے اور دوسری طرف اتحادِ انسانی کے اسلامی سبق کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

جہاں مسلمانوں میں بعض لوگ اتحادِ انسانی کے عظیم الشان مقصد سے عقلی اور جذباتی طور پر اس قدر متاثر نظر آتے ہیں۔ کہ جس سے نیشنل تنظیموں کی اہمیت پر حرف آنے لگتا ہے وہاں یورپ کی تقلید میں بعض مسلمان قوموں میں نیشنلسٹ امنگیں ضرورت سے زیادہ ترقی کر گئی ہیں۔ بعض قوموں کے اس موخر الذکر رجحان کے باوجود کراچی کی ایک مجلس مذاکرہ میں جب میں نے ایک عرب عیسائی پروفیسر کا مقالہ سنا تو مجھے بہت حیرت ہوئی انہوں نے اپنے مقالہ میں شکایت کے رنگ میں کہا لبنان کی نیشنلزم اچھا خاصہ ہے۔ کسر صرف یہ ہے کہ مسلمان عرب اپنے ماضی کو نہیں بھولتے اگر وہ ریلیجس یعنی (مذہبی میلان کے حامل) کم ہوں اور سیکولر یعنی لادینی مذاق ان میں زیادہ ہو۔ تو لبنان کی نیشنلزم بہت ترقی کرے۔ میں نے کہا اگر نیشنلزم کے لئے یہی شرط ہے تو ایسے نیشنلزم کو سلام، میرے نزدیک تو یہ لبِ غنیمت ہے جو لبنان کا مسلمان عرب نیشنلسٹ امنگوں کے ساتھ ساتھ اتحادِ انسانی کے سبق کو نہیں بھولا۔ میں نے یہ بھی کہا کہ انسانی ترقی میں بہرحال خیالات کی ترقی کو بہت زیادہ دخل حاصل ہے۔ اور خیالات کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ مینارٹی (اقلیتی) خیال میجارٹی (اکثریتی) خیال سے ٹکرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے بلکہ ہونا چاہیئے کہ مینارٹی خیال ہی ایک وقت کی ٹکڑیوں میں بسے ہوئے ہوں۔ اگر نیشنلزم کی خاطر اقلیت سے خیالات کی قربانی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ تو اس سے انسانی ترقی کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔ ہاں اقلیت پر (جیسا کہ ہر اکثریتی گروہ پر) یہ پابندی لگائی جا سکتی ہے کہ جب وہ کسی نیشنل تنظیم میں شامل ہو تو اس تنظیم کے قانون اور اس کے اولی الامر کی اطاعت کرے اور اگر اطاعت نہ کر سکے تو کم از کم اس تنظیم سے باہر نکل جائے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور اسی پر بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور کل انبیاء کا (جو اپنے اپنے وقت میں اخلاق و سیاست کی مثال ہوتے ہیں) عمل رہا ہے ہاں ہمارے زمانہ میں چونکہ امپیریلزم (شہنشاہیت) کا دور رہا ہے اور کئی بڑی قومیں طاقت، علم اور ٹیکنالوجی میں اپنی فوقیت کے بل پر چھوٹی یا پسماندہ قوموں پر تسلط جمائے ہوئے تھیں اس لئے آزادی کی امنگ کے زیرِ اثر محکوم قوموں میں یہ خیال ترقی کر گیا کہ اولی الامر کی اطاعت ضروری نہیں۔ مسلمان بھی اسی رَو میں بہہ گئے۔ اور یہ کہنے لگے کہ اولی الامر مسلمان ہو تو وہ اولی الامر ہے ورنہ ہمارے نزدیک اس کی یہ حیثیت مسلّم نہیں۔ حالانکہ جذبات سے الگ ہو کر دیکھا جائے تو یہ خیال اسلامی تعلیم کے سخت خلاف ہے کیونکہ اسلام میں تین اطاعتوں کو الگ الگ کر کے بیان کیا گیا ہے' ایک اللہ تعالےٰ کی اطاعت' دوسرے رسولؐ کی اطاعت' اور تیسرے اولی الامر کی اطاعت۔ اگر اولی الامر کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہوتا تو اللہ اور اس کے رسولؐ سے علیحدہ اس کے ذکر کی ضرورت کیا تھی؟ سو گویا مذہبی فرائض اور مذہبی وفاداریوں (Loyalties) کے علاوہ ایک وفاداری مقامی یا وقتی تنظیم سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ اور اپنی ذات میں کچھ کم اہم اور ضروری نہیں۔ اس لحاظ سے اسلام میں اولی الامر کی اصطلاح ایک وسیع مفہوم کی حامل ہے۔ اس نارو سے ایک بادشاہ یا سربراہ مملکت بھی اولی الامر ہے اور اسی طرح اپنے رنگ ایک جلسے کا صدر بھی اولی الامر ہے۔ ایک چھوٹا سا اجلاس مختصر سے وقت کے لئے منعقد ہوتا ہے کارروائی شروع نہیں ہوتی جب تک ایک شخص کو کرسی صدارت پر نہ بٹھا یا جائے۔ جونہی وہ کرسی صدارت پر بیٹھتا ہے۔ اسے جناب والا، جناب والا کہہ کر پکارا جانے لگتا ہے۔ جن ملکوں میں شہنشاہیت کا دور ختم ہو کر وہاں کی نیشنل حکومتوں کا قیام عمل میں آیا ہے اور وہاں مسلمان اپنے طور اور اپنے رنگ میں حاکم نہیں ہیں (مثال کے طور پر جیسے ہندوستان میں) ان سب ملکوں میں اولی الامر کے معنی واضح ہو گئے ہیں اور وہ یہ کہ اس سے مراد مقامی تنظیم کا وہ حصہ ہے۔ جس کے ہاتھ میں نظم و نسق کا اختیار اور شہریوں کے جان و مال اور انکی عزت و آبرو کی تحفظ کی ذمہ داری ہے۔

چندہ وقفِ جدید سال چہارم

جماعت کے سکرٹریان وقفِ جدید سے التماس ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے وعدوں کی فہرستیں بنا کر مرکز میں بھجوا دیں۔ شہری جماعتوں کی لسٹیں حلقہ وار یا محلہ وار تیار کی جائیں تاکہ پوسٹنگ میں آسانی رہے۔ وعدوں کے ساتھ وصولی کا بھی انتظام فرمائیں۔ اور تفصیل چندہ کے ساتھ ہی ارسال فرما دیا کریں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

اطاعتِ اولی الامر اور اس کی بنیادی اہمیت

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی جماعت پر ہی نہیں، اپنے ملک پر ہی نہیں بلکہ موجودہ زمانے پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے اولی الامر کی اطاعت کے اسلامی اصول کو از سرِ نو اجاگر کیا۔ آج اس دور میں نیشنل تنظیموں کی ایسی صورت ہے کہ ہر تنظیم میں کئی کئی گروہ بستے ہیں۔ اگر وہ اولی الامر کی اطاعت کا دل سے اقرار نہ کریں اور اپنے آپ کو اسلام کے اس سیاسی ادب اور خُلق کا پابند نہ بنائیں تو نہ وہ آپس میں امن سے رہ سکتے ہیں، اور نہ ان کی نیشنل تنظیمیں امن و آشتی سے ہمکنار ہو کر اس کی برکات سے مستفیض ہو سکتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پولیٹیکل ایجی ٹیشن کو قانون کا پابند قرار دیا اور ہڑتالوں وغیرہ اور ان میں سے بھی علی الخصوص طلبہ کی ہڑتالوں کو سخت ناپسند فرمایا۔

اب دنیا اس سچائی کو، جسے سب سے پہلے اسلام نے پیش کیا، سمجھنے لگی ہے کہ دنیا کی آئندہ ترقی، اس کی اصلاح اور نجات کا ذریعہ وہ تصورات، وہ عقائد اور وہ خیالات ہیں جو اپنی وسعت میں تمام بنی نوعِ انسان، ان کی ضروریات اور ان کے مفاد کو سمیٹے ہوئے ہوں۔ اب خیال کریں کوئی گروہ ایسے عالمگیر وسعت رکھنے والے خیالات لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے ان خیالات کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے کہ وہ خیالات ایک ملک سے نکل کر یعنی ایک نیشنل تنظیم سے نکل کر دوسری تنظیموں کے ماتحت رہنے والوں کے اندر پھیل سکیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ملکوں کے درمیان آنے جانے کی آزادی ہو اور اگر روکیں ہوں تو وہ عارضی ہوں نہ کہ مستقل۔ وہ لوگ جو ملکی تنظیموں کے درمیان سفر اور مواصلات کی آسانیاں پیدا کرتے ہیں دنیا پر احسان کرتے ہیں۔ ایسے خیالات جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہوں جب ایک ملک سے نکل کر دوسرے ملکوں میں پھیلیں گے تو اُن میں ایک جذباتی تعلق پیدا ہو جائے گا۔ لیکن اس جذباتی تعلق کی نوعیت اور اس کی حدود سے متعلق اسلام کی پیش کردہ تعلیم ظاہر و باہر ہے۔ باوجود جذباتی تعلق کے ایسے لوگوں کو اپنی اپنی نیشنلسٹ تنظیموں کا پورا پورا احترام کرنا پڑے گا۔ گویا آئندہ دنیا میں ان لوگوں کے لئے جو امن اور ترقی دونوں کے دلدادہ ہیں ضروری ہے کہ وہ نیشنلسٹ تنظیموں یعنی اولی الامر کی اطاعت کے اصول کو مانیں اور اسے عوام و خواص کے دلوں میں راسخ کریں۔

جب ۱۹۱۴-۱۸ء کی عالمی جنگ ختم ہوئی اور اتحادی قوموں نے ترکی کے حصے بخرے کرنے شروع کئے اور مسلمانوں پر یہ بات واضح ہوئی کہ ترکی سے جو سلوک کیا جا رہا ہے اس میں مغرب کی عیسائی قوموں کی اسلام دشمنی اور اسلام کے خلاف ان کے صدیوں پرانے تعصب کا بہت دخل ہے کیونکہ جرمنی جو ترکی کے ساتھ جنگ میں شامل تھا بلکہ اُس نے ہی ترکی کو جنگ کے لئے اکسایا تھا اس کے ساتھ ترکی کی نسبت بہت نرم سلوک کیا جا رہا تھا۔ تو اس وقت ہندوستان کے مسلمانوں میں زبردست ہیجان پیدا ہوا۔ انہوں نے ترکی کی تائید میں ایک تحریک جاری کی لیکن نام اس کا "تحریک ترکی" نہ رکھا بلکہ "تحریک خلافت" رکھ دیا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ اُس وقت ابھی ترکی کا بادشاہ خلیفۃ المسلمین کہلاتا تھا۔ اُس وقت حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ترکی کی تائید میں کئی رسالے لکھے۔ یہ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۰ء کی بات ہے۔ آپ نے ہندوستان کی تحریکِ خلافت کے لیڈروں کو مشورہ دیا کہ وہ بے شک ترکی کی تائید اس وجہ سے کریں کہ وہ سلطان ترکی کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن سب مسلمانوں کی طرف یہ خیال منسوب نہ کریں کیونکہ دنیا کے سب مسلمانوں کا یہ خیال نہیں ہے۔ البتہ جہاں تک ترکی کی تائید کا سوال ہے اس پر سب مسلمان متفق ہیں اس لئے خلافتِ ترکی کے بارہ میں اختلاف کے باوجود ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے جس سے سب مسلمان مل کر کام کریں اور ہر طرف سے ترکی کی تائید میں متحدہ آواز بلند ہو۔ آپ نے اس وقت کے تجویز کردہ کئی "ڈائریکٹ ایکشنز" کو جن کے بارہ میں مسلمانوں کے لیڈر اور ہندو کانگرسی لیڈر گاندھی جی وغیرہ باہم متفق تھے، یا تو خلافِ شریعت یا ناقابلِ عمل یا بے اثر بتایا اور لکھا۔

زمانہ کے حالات کو مدِّنظر رکھ کر مسلمانوں کے لئے صرف یہی راہ کھلی ہے کہ وہ متفق اللسان ہو کر یہ بات اتحادی حکومتوں کے گوش گذار کر دیں کہ انہوں نے ترکوں سے شرائطِ صلح خود اپنے تجویز کردہ قواعد کے خلاف بنائی ہیں اور یہ کہ مسلمان ان کے اندر مسیحیت کے تعصب کا ہاتھ پوشیدہ دیکھتے ہیں۔ ....

اگر اتحادی اس فیصلہ کو ترک نہ کریں تو اس فیصلہ کی اپیل وہ ان کی آئندہ نسلوں کی کانشنس سے کرتے ہوئے اور اپنے مذہب کے احکام کے ماتحت ہر قسم کے فساد اور شورش سے اجتناب کرتے ہوئے اس امر کے فیصلہ کو خدا پر چھوڑ دیں۔

پھر توجہ دلائی کہ مسلمانوں کو آئندہ کے لئے ایک عملی پروگرام بھی بنانا چاہیئے چنانچہ لکھا:۔

"سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس معاہدے کی پابندی کا اثر اسلام پر کیا پڑے گا۔ اس سوال کا جواب دیتے وقت ایک چیز نمایاں طور پر ہمارے سامنے آجاتی ہے اور وہ اُن علاقوں کی نگہداشت ہے جن میں مسلمان بستے ہیں اور جنہیں یونان اور آرمینیا کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یونانیوں اور آرمینیوں کا تعصب اسلام سے اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ اس کے ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ ان قوموں نے پچھلے دنوں مسلمانوں سے کیا ہے اس کو مدِّنظر رکھتے ہوئے یہ بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ ان کی حکومت میں باوجود یورپ کی تمام تسلیوں کے مسلمانوں کو امن نہ ہو سکے گا۔ پس اس خطرہ سے ان ممالک کے مسلمان بھائیوں کو بچانے کے لئے فوراً بلا تاخیر ایک عالمگیر انجمن اسلام قائم کرنی چاہیئے جس کا کام یہ ہو کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی مذہبی حالت کی اطلاع رکھے اور اس بات کی خبر رکھے کہ دنیا کے کسی علاقہ میں مسلمانوں کو ظاہر و مخفی ذرائع سے اپنا مذہب تبدیل کرنے یا بصورتِ دیگر ہلاک ہونے پر تو مجبور نہیں کیا جاتا اور اس غرض کے لئے دنیا کے تمام ممالک میں ایسے مبلغ بھیجنے چاہئیں جو ہر جگہ کے مسلمانوں کو اپنے مذہب پر ثابت قدمی سے پابند رہنے کی تلقین کریں۔"

وقت کی تنگی کے باعث میں ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۰ء کے ان رسائل سے زیادہ لمبے اقتباس نہیں دے سکتا ورنہ یہ رسائل اُس وقت کے خوف و ہراس اور اس وقت کے افکار کا ایک روشن آئینہ ہیں۔ آپ نے اُس وقت یہ بھی اعلان کیا کہ:۔

"میں نے بغیر اس امر کا انتظار کئے کہ دوسرے لوگ اس امر کے متعلق کیا فیصلہ کرتے ہیں اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کر دی ہے اور مختلف ممالک میں دو دو آدمی اس غرض کے لئے بھیجنے کی تجویز کر دی ہے۔"

میثاقِ مدینہ اور اہلِ مغرب

میں ان چالیس سال پرانی تجاویز کا ذکر اس لئے کرتا ہوں کہ اس لمبے عرصہ میں یہ بات پہلے سے زیادہ صفائی سے ثابت ہو گئی ہے کہ موجودہ زمانے نے اسلام کے مقابلہ کے لئے جو طریق اختیار کر رکھا ہے اس کا علاج تبلیغ اور اشاعت اور تنظیم اور زندگی میں ایک پاک تبدیلی اور مسلسل جدوجہد اور قربانی کے سوا کچھ نہیں۔ دشمن طرح طرح کے اعتراض کرتا رہتا ہے۔ ان اعتراضوں کا علاج یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو بیدار کریں اور دشمن کے گھر میں جا کر اس کے اعتراضوں کا جواب دیں اور اس کے اپنے معتقدات پر ایسی ضرب لگائیں کہ اسے اپنی فکر پڑ جائے۔

یاد رہے کہ جہاں اسلام کی اخلاقی اور روحانی تعلیمات، اسلام کے شاندار ماضی اور اس کے تاریخی و علمی کارناموں اور کمالات سے دشمن گھبرایا ہوا ہے وہاں اسلام کی نئی زندگی اس کے لئے اور بھی پریشانی اور گھبراہٹ کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اب وہ پرانے اعتراضوں کو نئے نئے طریق سے پیش کرتا ہے۔ اب وہ پہلے کی طرح یہ اعتراض تو نہیں کرتا کہ (نعوذ باللہ) اسلام تلوار سے پھیلا یا اسلام کی غرض ایک ملٹری سٹیٹ بنانے کے سوا اور کچھ نہ تھی، نہ ہی

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ — ۲۸ فروری سنہ ۱۹۶۱ء

اب وہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ اسلام منطقۂ حارہ (Heat belt) کا مذہب ہے ٹھنڈے ملکوں کا مذہب نہیں۔ اسلام کی نئی زندگی میں یہ سب اعتراض باطل ہو گئے ہیں کیونکہ اب اسلام تلوار کے بغیر پھیل رہا ہے اور سرد ملکوں میں بھی پھیل رہا ہے اور بعض علاقوں میں تو اس حال میں پھیل رہا ہے کہ دشمن اس کے آگے آگے بھاگ رہا ہے

اسلام ملٹری اسٹیٹ بنانے نہیں آیا تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملٹری سٹیٹ نہیں بلکہ اس دنیا میں خدا کی بادشاہت کی بنیاد رکھی۔ آپ نے مدینہ میں جس مثالی حکومت کی داغ بیل ڈالی وہ حکومت آپ نے کسی سے چھین کر نہیں بنائی تھی۔ اس حکومت نے انتشار اور پراگندگی اور بدامنی کو امن و امان، پاکیزگی و نور، اور آزادی و حریت سے بدل دیا۔ اُس حکومت میں مسلمان اور غیر مسلمان برابر کے حقدار تھے۔ اس میں فرسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس شہریوں کی کوئی درجہ بندی نہ تھی سب ایک ہی ریاست کے ایک جیسے شہری تھے۔ بعد میں یہودی اس حکومت سے علیحدہ ہو گئے تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ اسلام ان کو حکومت میں شریک نہ کرتا تھا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ خود اپنے عہد پر قائم نہ رہے تھے اور آزادیٔ خیالی اور آزادیٔ مذہب کی تائید کرنے کی بجائے آزادی اور امن اور مساوات کے دشمنوں کے ساتھ مخفی اور ظاہری طور پر سازباز رکھنے لگے تھے۔ آج اسلام کے تاریخی کارناموں کی عظمت دشمن خوب اچھی طرح محسوس کر رہا ہے۔ یہی میثاق مدینہ جس پر میں نے اپنے مضمون کی بنیاد رکھی ہے آج اس پر بہت شاق گزر رہا ہے اس کی طاقت اور عظمت کا اسے احساس ہے

اسی لئے اب جو نکتہ چینی اس کی طرف سے اسلام پر ہو رہی ہے اس میں میثاق مدینہ کو بھی نشانہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ مشہور پروفیسر ولفریڈ سمتھ نے لکھا ہے کہ میثاقِ مدینہ ہے تو خوب لیکن (اس لیکن سے مصنف کا بغض یا ناسمجھی خوب ظاہر ہے) اس کی رو سے سیاسی طاقت میں تمام شہریوں کو حصہ دار قرار نہیں دیا گیا۔ ان کے الفاظ ہیں کہ "Power was not really shared" یہ اعتراض کرتے وقت وہ یہ بھول گئے کہ آج ہر نیشنلسٹ سٹیٹ میں میجارٹی اور مینارٹی کے سوال کی نوعیت پہلے زمانہ کے مقابلہ میں مختلف ہے۔ پہلے یہ سوال اتنا شدید نہ ہوتا تھا جتنا کہ اب ہے کیونکہ ملکی آبادیوں کی صورت اب زیادہ کھچڑی کی طرح ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا موجودہ زمانے پر یہ زبردست احسان ہے کہ آپ نے حکومت کی تشکیل میں گروہوں کے معاہدے کا طریق جاری کیا۔ یقیناً جب گروہی تقسیم کسی وجہ سے (چاہے زبان کے اختلاف کی وجہ سے، چاہے نسل کے اختلاف کی وجہ سے، چاہے مذہب کے اختلاف کی وجہ سے) زیادہ شدت پکڑ لے تو کوئی نیشنلسٹ سٹیٹ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی، جب تک کہ گروہوں کا آپس میں معاہدہ نہ ہو۔ ہندوستان میں تقسیم سے پہلے یہی مسئلہ درپیش تھا۔ اس مسئلے کو نظر انداز کیا گیا اور اسی لئے تقسیم کے سوا چارہ نہ رہا

خلاصہ یہ کہ اسلام کی تعلیم، اس کے تصورات، اس کی قدریں، اس کی پیدا کی ہوئی امیدیں، اور اسکے پیش کردہ ترقی کے امکانات جیسے اخلاقی اور روحانی میدان میں مثالی ہیں۔ ویسے ہی سیاست کے میدان میں بھی مثالی ہیں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

ہفتہ تحریک وصیت بقیہ صـ۲

۲۔ امراء و صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی **پُر زور تحریک** کریں

۳۔ جلسہ سالانہ پر **بذریعہ وفود** وصیت کی تحریک کی جائے۔

اس فیصلہ کے مطابق گذشتہ چھ سالوں سے "ہفتہ تحریک وصیت" منایا جا رہا ہے اور اس سال اس تحریک کے لئے ۳۱ مارچ لغایت ۷ اپریل ۱۹۶۱ء کا ہفتہ مقرر کیا جاتا ہے

اس سلسلہ میں جماعت کے **علمائے کرام** (بشمولیت مربی صاحبان) اور **اہل قلم اصحاب** سے گذارش ہے کہ وہ ہفتۂ مقررہ کے شروع ہونے سے پہلے پہلے اپنی **تحریروں اور تقریروں** کے ذریعہ مسئلہ وصیت کے متعلق خواص اور عوام کی راہنمائی فرمائیں اور **امراء و صدر صاحبان سکرٹری صاحبان وصایا اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات** سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "نظام نو" کے مضامین سے جماعت کے موصی اور غیر موصی مردوں اور عورتوں کو واقف و آگاہ کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ ہفتۂ وصیت میں عملی جدوجہد ہو سکے۔ عملی جدوجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے:-

اوّل۔ غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس تحریک کا اصل مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق کامل الایمان اور پاکیزہ روحوں کو ایک ہی جگہ دفن کرنے کا انتظام کرنا اور ان کے اموال سے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن اور امداد بیوگان و یتامیٰ کا کام لینا ہے نہ کہ محض اموال کا جمع کرنا۔ لیکن ہم اپنے ان فرائض سے کما حقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک کہ **متمول اور صاحب جائداد احباب** نظام وصیت میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ان فرائض کو بجا لانے کے لئے نہ صرف متوسط الحال اصحاب کو ہی بلکہ خوشحال اور صاحب جائداد اور صاحب حیثیت احباب کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے **بذریعہ وفود** ترغیب و تحریص دلائی جائے

دوئم۔ حصہ آمد اور حصہ جائیداد کے نئے اور پرانے موصیوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں **اضافہ کریں** یعنی حسب توفیق $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$ کی اور $\frac{1}{9}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کی علیٰ ہذا القیاس $\frac{1}{3}$ تک کی وصیت کریں

سوئم۔ جن احباب کی وصایا بوجہ بقایا دار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں ان کو بھی سمجھایا جائے کہ وہ حسب قاعدہ اپنے بقائے ادا کر کے اپنی وصایا کو **بحال** کرانے کی کوشش کریں۔ یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ نیکی کے میدان میں قدم اٹھا کر پھر گریز کیا جائے۔

چہارم: اگرچہ قاعدہ یہی ہے کہ منقولہ جائیداد کی وصیت کا حصہ موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں لیکن ترغیب دلائی جائے کہ منقولہ جائیداد (مثلاً مستورات کے زیور اور مہر اور نقد روپیہ) کا حصۂ وصیت **اپنی زندگی میں** ادا کر دیں۔

پنجم۔ حصہ آمد کے موصی احباب پر سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے کہ وہ آمد کا ماہوار حصہ **شرح صدر اور باقاعدگی** کے ساتھ ادا کر کے اپنے مقررہ بجٹوں کو پورا کریں اور اسکے ساتھ ہی اگر انکے ذمہ سالہائے گذشتہ کا کچھ بقایا ہو تو اسے بھی جلد ادا کرنے کی فکر کریں خواہ وہ مالی سال کے اختتام سے قبل **یکمشت** ادا کریں اور خواہ ناموافق حالات کی صورت میں مجلس کارپرداز سے منظوری لے کر مناسب اور **معقول اقساط کے ساتھ** اپنا حساب صاف کریں۔ مگر بہتر یہی ہے کہ بقایا جو بھی ہو اپریل ۱۹۶۱ء تک ادا کر دیں۔ تاکہ ان کے اسماء اس **فہرست** میں آ جائیں جس کی **اشاعت** گذشتہ مجلس مشاورت کے فیصلے کے مطابق زیر **تجویز** ہے اور جس کے متعلق الفضل میں متعدد مرتبہ **اعلان کیا گیا** ہے۔

جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے یہ بھی گذارش ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ان کی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں۔ ان کی اطلاع ہفتہ تحریک وصیت کے معاً بعد جلد دفتر وصیت کو دیکر ممنون فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز)

محترم خواجہ محمد الدین صاحب بٹ کی وفات

[illegible]

محترم خواجہ محمد الدین صاحب بٹ قادیانی مورخہ ۶ نومبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار ۸ بجے صبح بعمر ۷۷ سال کرشن نگر لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی تھے آپ ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ جنازہ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۰ء کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں مرحوم کو مقبرۂ بہشتی کے قطعۂ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

جلال الدین

(کارکن نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

ضروری اعلان برائے مجالس انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کے لئے سال رواں کی پہلی سہ ماہی کے لئے قرآن کریم کے چوتھے پارہ (پہلا نصف) کا ترجمہ بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے امتحان مؤرخہ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اور ربوہ میں یہ امتحان ۳۱ مارچ بروز جمعہ ہوگا۔ وقت کی تعیین زعماء مجالس خود فرمائیں گے۔
تمام انصار ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ اور امتحان میں شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ زعماء کرام وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہیں کہ انصار امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ جہاں جہاں ممکن ہو وہاں ترجمہ پڑھانے کا بھی انتظام فرمائیں۔

زعماء کرام پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد میاں حبیب اللہ صاحب مرحوم کی وفات پر بہت سے احباب کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی کے پیغام موصول ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ ہم اس وقت اس قابل نہیں ہیں کہ جملہ احباب کو فرداً فرداً ان کا جواب بھجوا سکیں اس لئے بذریعہ اخبار الفضل تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضل و رحمت سے نوازے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں کو تسکین عطا فرمائے اور اس صدمہ میں صبر جمیل عطا کرے۔ اور میرے بھائی اور والدہ صاحبہ کو شفا عطا فرمائے۔ اور ہمیں اپنے والد صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا وارث بنائے

(بشیر احمد سیالکوٹی حبیب کلاتھ ہاؤس گول بازار۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کو بجٹ فارم بھجوا دیئے گئے ہیں

تمام مجالس انصار اللہ کو سال رواں کے لئے بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ ان کو اپنی اولین فرصت میں پر کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ مجلس کا سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ چندہ جات کی وصولی نئے بجٹ کے مطابق اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ تمام مجالس اپنے بجٹ بھجوا دیں۔ جن مجالس کے ذمہ سال گذشتہ کا بقایا ہے وہ اپنے بقایا جات کی رقوم بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔
جزاکم اللہ خیرا۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل ٹھیکیدار محلہ گوجرانوالہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین (عبد القادر)

(۲) میری بیوی عرصہ دو سال سے بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام دستگیر اکونٹنٹ میونسپل کمیٹی۔ لائلپور)

(۳) میری والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوندلپور ضلع سیالکوٹ عرصہ تین سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے

(عزیز احمد دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ صاحبہ عین عالم شباب میں یکم جنوری ۱۹۶۱ء کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے دو چھوٹے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ جملہ بزرگان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور بچوں کا حامی و ناصر ہو اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (بشیر احمد حسن ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چک ۳۳ ضلع گجرات)

"چندہ تحریک خاص"

جیسا کہ پہلے بھی اعلان ہو چکا ہوا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ چندہ لازمی قرار دیا ہوا ہے اور مئی ۱۹۵۹ء سے مزید تین سال تک جاری رکھنے کا فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء میں فرمایا تھا۔ لہذا سب احباب کی خدمت میں اس لازمی چندہ کی باقاعدہ بالشرح ادائیگی کے لئے درخواست ہے۔ اب جنوری ۱۹۶۱ء سے شرح نئے سکے کے مطابق یہ ہے:۔

(ا) موصی صاحبان سے ان کی آمدنی پر نیا نصف پیسہ فی روپیہ

(ب) چندہ عام ادا کرنے والے احباب کی آمدنی پر نیا ½ پیسہ فی روپیہ۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

قبولیت دعا کا ذریعہ

ارشاد نبوی ہے کہ الصدقۃ دافعۃ البلاء یعنی صدقہ کرنے سے کئی مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ہماری ایک مخلص بہن محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں خدا بخش صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری نے مبلغ ساٹھ روپیہ (-/۶۰) برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں ادا فرمائے ہیں۔ فجزاھا اللہ تعالےٰ فی الدارین خیراً۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس مخلص بہن کو اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار محمد صاحب ساکن ڈگری ضلع تھرپارکر نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مذکور بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء فوت ہو گئے ہیں مرحوم کے نام ایک قطعہ اراضی رقبہ چار کنال جس میں دو کمرے تعمیر شدہ ہیں۔ محلہ دار الصدر غربی میں واقع ہے۔ مکرم اسسٹنٹ سیکرٹری صاحب آبادی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ قطعہ ۳۵ محلہ دار الصدر ربوہ رقبہ چار کنال ایک مرلہ کے علاوہ قطعہ ½ رقبہ چار کنال میں سے دو کنال۔ کل چھ کنال ایک مرلہ اراضی حکم صاحب موصوف کے نام ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے پانچ بیٹے (سلیم احمد خلیل۔ افضال احمد۔ اقبال احمد۔ نعیم احمد اور وسیم احمد) اور چار دختران نسیم اختر۔ محمودہ پروین۔ حمیدہ بیگم امۃ العزیز۔ امۃ النصیر۔ امۃ الجمیل اور تسنیم اختر) وارث ہیں۔ ہمارے سوا کوئی شخص اس اراضی کا حصہ دار نہیں ہے۔ میرے بیٹے عزیز سلیم احمد خلیل کے نام یہ اراضی منتقل کر دی جائے تاکہ اس کے فروخت کرنے میں آسانی ہو۔ اس درخواست پر جماعت احمدیہ ڈگری کے پریذیڈنٹ مکرم شریف احمد صاحب مسعودی کی تصدیق درج ہے۔ اگر کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ بعد میں کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

کانگو میں نمائندہ حکومت قائم کرنیکی غرض سے سیاسی لیڈروں کی کانفرنس

مراکشی حکومت کانگو سے اپنے فوجی دستے واپس بلا لے گی

لیوپولڈویل ۲۶ جنوری۔ کانگو کے صدر کاسا دبو نے کل کانگو کے سیاسی لیڈروں کی ایک کانفرنس کا افتتاح کیا یہ کانفرنس اس لئے بلائی گئی ہے کہ کانگو کے مختلف حصوں کے سیاسی لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس بلانے کا انتظام کیا جائے۔

صدر کاسا دبو نے اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ کانگو کے تمام سیاسی لیڈروں کے تعاون سے پورے ملک کی نمائندہ حکومت قائم کی جائے اس کانفرنس میں معزول وزیر اعظم مسٹر لوممبا اور ان کے حامیوں کو نمائندگی نہیں دی گئی۔

سیاسی لیڈروں کی اس کانفرنس میں کانگو کے چیف آف سٹاف جنرل موبوتو، کانگو کے کمشنروں کی کونسل کے ارکان سفارتی نمائندوں اور اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کے ارکان نے بھی شرکت کی۔ ان کے علاوہ قبائلی سردار وں سمیت مزید ایک سو افراد شریک ہوئے۔ صدر کاسا دبو کی تقریر کے فوراً بعد یہ کانفرنس جمعہ کے روز تک ملتوی کر دی گئی

دریں اثناء کاٹنگا کے سرکاری حلقوں نے کہا ہے کہ وہ لیوپولڈویل میں کانگو کی حکومت کی مدد سے ایک متحدہ محاذ قائم کریں گے، یہ متحدہ محاذ معزول وزیر اعظم مسٹر لوممبا کے حامیوں کو مزید علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے سے روکنے کی کوشش کرے گا۔

ادھر رباط میں مراکش کے وزیر اطلاعات نے کل رات ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مراکشی حکومت نے کانگو میں اقوام متحدہ کی فوج سے وابستہ مراکشی فوجیوں کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے بھارت سے درخواست کی ہے کہ وہ اکا دستوں کی ایک بٹالین کانگو میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے ساتھ خدمات انجام دینے کے لئے فراہم کی جائے۔ بھارت اب تک قریباً ساڑھے سات سو فوجی دے چکا ہے۔ لیکن یہ تمام دستے غیر لڑاکا فوجیوں پر مشتمل ہیں۔ اور طبی امداد اور اقوام متحدہ کی فوجوں کے لئے ضروری سامان رسد کا انتظام کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ قاہرہ سے بھی کل ایک اطلاع میں کہا گیا تھا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے فوجی دستے واپس بھیجے جائیں۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے پانچ سو بیس فوجی اس وقت کانگو میں موجود ہیں جنہیں اس ماہ کے آخر تک واپس بھیجنے کی درخواست کی گئی ہے۔

بھارت پاکستان کو تعمیراتی سامان دے گا؟

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق پاکستان کو سندھ کے طاس کے معاہدے کے تحت تراسی کروڑ روپے کی جو رقم ادا کی جانے والی ہے بھارت اس میں اپنا حصہ نقدی کی صورت میں ادا نہیں کرے گا۔ بلکہ تعمیراتی سامان کی شکل میں دے گا۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے اپنے علاقے میں سندھ کے طاس کی متبادل تعمیرات کے لئے بھارت سے طویل المیعاد بنیادوں پر سیمنٹ، لوہے کا سامان فولاد، ویگنیں اور دوسرا سامان خریدنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس اطلاع کے مطابق اگر یہ سامان خریدا گیا تو اس کی مالیت پچاس کروڑ روپے ہوگی۔ تاہم مختلف وزارتوں پر مشتمل ایک کمیٹی اس پیشکش کا مطالعہ کر رہی ہے جو میں "لچک" بھی ہے۔

پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کا ایک وفد آئندہ ماہ بات چیت کے لئے نئی دہلی میں متوقع ہے اور وہ بھارت کی طرف سے واجب الادا رقم سے زائد کی مالیت کا تعمیراتی سامان خریدنے پر رضامند ہے۔ جہاں تک ادائیگی کے تصفیے کا تعلق ہے۔ پاکستان اس بات پر اصرار کرے گا۔ کہ ادائیگی سٹرلنگ میں کی جائے بصورت دیگر بھارت اس رقم سے ہی پاکستان کے ہاتھ سامان فروخت کرے گا سندھ کے پانی کے معاہدے کی شرائط کے مطابق جس پر کل تراسی کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ بھارت اپنے حصہ کی چھ کروڑ بیس لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ سٹرلنگ کی رقم دس مساوی سالانہ قسطوں میں ادا کرے گا۔

گنے کی فصل کا دوسرا تخمینہ

لاہور ۲۶ جنوری۔ مغربی پاکستان میں ۱۹۶۰/۶۱ء کے دوران گنے کے زیر کاشت رقبہ کا تخمینہ نو لاکھ دس ہزار ایکڑ لگایا گیا ہے جبکہ گزشتہ سال کا تخمینہ نو لاکھ تراسی ہزار ایکڑ تھا۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

عالمی بینک کے اقتصادی مشن کیلئے واپڈا کے چیئرمین کی رپورٹ

غذائی قلت دور کرنے کیلئے مزید انہتر لاکھ ایکڑ رقبہ زیر کاشت لانیکی ضرورت

لاہور ۲۶ جنوری۔ پاکستان کو موجودہ صدی کے اختتام تک اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کو خوراک مہیا کرنے کے لئے مزید چار کروڑ ایکڑ رقبہ زیر کاشت لانا ہوگا۔ یہ تخمینہ واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحاق نے عالمی بنک کے اقتصادی مشن کو اپنی رپورٹ میں پیش کیا ہے اس اندازے کے مطابق بیسویں صدی کے آخر تک پاکستان کی آبادی آٹھ کروڑ تک پہنچ جائیگی

عالمی بنک کا مشن ڈاکٹر ہیرلڈ لارسن کی قیادت میں پاکستان کا دورہ کر رہا ہے وہ پاکستان کے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کی غیر ملکی امداد کی ضروریات کے بارے میں امداد دینے والے ملکوں کی تنظیم کو اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ مسٹر غلام اسحاق نے عالمی بنک کے مشن کو بتایا کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں مغربی پاکستان میں آبپاشی اور بجلی کے وسائل کی ترقی کا پروگرام بھی مرتب کیا گیا ہے۔ جو واپڈا کی نگرانی میں مکمل کیا جائیگا لیکن پانی اور بجلی کے وسیلوں کی ترقی کا یہ پروگرام اناج کی موجودہ قلت دور کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ منصوبہ بنانے والوں نے محدود مالی وسائل بالخصوص زرمبادلہ کے وسائل کی کمی کے پیش نظر آبپاشی اور بجلی کے زیادہ بڑے منصوبے نہیں بنائے لیکن مالی ضروریات پوری کرنے کا انتظام ہو جائے تو مغربی پاکستان کا پانی اور بجلی کے وسائل کی ترقی کا ادارہ بڑی سکیموں پر عمل شروع کر کے آبپاشی کے لئے زیادہ مقدار میں پانی فراہم کر سکتا ہے۔ مسٹر غلام اسحاق نے عالمی بنک مشن کے ممبروں کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ پاکستان نے زرمبادلہ کے محدود وسائل ہی کی وجہ سے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں "لچک" رکھی ہے

انہوں نے کہا کہ پانی اور بجلی کے وسیلوں کی ترقی بجائے خود کوئی مقصد نہیں۔ بلکہ اس ترقی کا بڑا مقصد ملک کی آئندہ زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے مناسب اور مضبوط بنیاد قائم کرنا ہے۔ واپڈا کے چیئرمین نے کہا کہ مغربی پاکستان کا پانی اور بجلی کی ترقی کا ادارہ اپنے مشیروں میسرز ہرزا انجینئرنگ کمپنی انٹرنیشنل کی مدد سے ایک جامع پروگرام مرتب کر رہا ہے جس کے مطابق آئندہ پانی اور بجلی کے وسیلوں کی ترقی کے تمام منصوبوں کو مکمل کر لیا جائے گا

مسٹر غلام اسحق نے بتایا کہ اس وقت تک جو معلومات جمع کی گئی ہیں۔ اُن کی روشنی میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے اختتام تک پاکستان کو اپنی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لئے مزید ایک کروڑ بیس لاکھ ایکڑ رقبہ زیر کاشت لانے کی ضرورت ہوگی۔ اس وقت ایک ایکڑ زمین سے جو اناج حاصل ہوتا ہے اوسطاً سال بھر کے لئے بمشکل ایک آدمی کی خوراک پوری کر سکتا ہے

زرعی اراضی اور پانی کے وسیلوں کا ذکر کرتے ہوئے غلام اسحق نے کہا کہ اس وقت مغربی پاکستان میں دو کروڑ تیس لاکھ ایکڑ رقبہ کو سیراب کرنے کے لئے سال بھر میں سات کروڑ بیس لاکھ ایکڑ فٹ پانی استعمال کیا جاتا ہے۔

اعلان نکاح

محترم چوہدری اقبال احمد صاحب اختر مولوی فاضل ولد چوہدری غلام محمد صاحب علی پور کا نکاح ریحانہ فردوس صاحبہ بنت ملک عبد المجید خاں صاحب کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ ۵۰۰۰/- حق مہر مکرم سید بہادل شاہ صاحب نے بمقام تسکین کا ۱۸/۱۸ اسلام آباد لاہور میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

نور احمد خاں سکرٹری مال
حلقہ سول لائن لاہور

اعلان ولادت

میرے بھائی بشیر احمد صاحب شمس واقف زندگی مبلغ افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰/۱ بروز جمعۃ المبارک کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(غلام احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

نظم و نسق کی تنظیمِ نو کے نتیجے میں مرکزی حکومت کو ایک کروڑ روپے سالانہ کی بچت ہوگی

پاکستان فارن سروس کے افسر، کمرشل اور پریس اتاشیوں کے فرائض انجام دیں گے

کراچی ۲۷ جنوری۔ نظم و نسق کی تنظیم نو کمیٹی کی سفارشات سے مرکزی حکومت کو قریباً ایک کروڑ روپے سالانہ کی بچت ہوگی۔ سیکشن افسروں کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے سے مرکزی حکومت کے عملہ کے ارکان کی تعداد گھٹ کر قریباً چھ ہزار رہ جائے گی۔

اس امر کا انکشاف کل یہاں کمیٹی کے چیئرمین مسٹر جی احمد نے ایک پریس کانفرنس میں کیا آپ نے بتایا کہ ۱۹۵۳ء میں تمام مرکزی وزارتوں اور ڈویژنوں میں ارکان عملہ کی تعداد ساڑھے چار ہزار تھی ۱۹۵۸ء میں یہ تعداد ساڑھے سات ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ اب سیکشن افسروں کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے سے مرکزی حکومت کے ملازمین کی تعداد قریباً چھ ہزار رہ جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں صرف ایک سال کے دوران ارکان عملہ کی تعداد میں قریباً بیس فی صد تخفیف ہوگی آپ نے بتایا کہ کمیٹی کی سفارشات کے باعث جو عملہ تخفیف کی زد میں آیا ہے اس میں سے بیشتر کو زیادہ تر نیم سرکاری اداروں میں روزگار مہیا کر دیا گیا ہے۔

نظم و نسق کی تنظیم نو کمیٹی کی بعض اہم سفارشات درج ذیل ہیں:۔ (۱) آئندہ پاکستان فارن سروس کے افسر اپنی سفارتی ذمہ داریوں کے علاوہ کمرشل اور پریس اتاشیوں کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ آج کل جو لوگ کمرشل اور پریس اتاشیوں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں انہیں فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے مشورے سے پاکستان فارن سروس میں شامل کرنے کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ (۲) انفارمیشن سروس آف پاکستان کے نام سے ایک نیا کیڈر قائم کیا جائے گا۔ (۳) آئندہ وزارت خزانہ دوسری وزارتوں اور محکموں کی طرف سے کئے جانے والے اخراجات کے بارے میں کم سے کم مداخلت کرے گا۔ (۴) سیکرٹریٹ کے ڈھانچہ کی از سر نو تنظیم کی گئی ہے۔ اور سیکشن افسروں کی سکیم نافذ کی گئی ہے۔ (۵) مختلف محکموں کے سربراہوں کو زیادہ انتظامی اور مالی اختیارات حاصل ہوں گے (۶) آئندہ خاص طور پر وزارتوں اور محکموں کی ذمہ داریاں زیادہ تر خاص ماہرین کو سونپی جائیں گی۔ اقتصادی ماہرین کا ایک ادارہ پہلے ہی قائم کر دیا گیا ہے۔ آئندہ وزارت صحت اور ہیلتھ ڈویژن میں خاص طور سے ٹیکنیکل افسر رکھے جائیں گے (۷) صوبائی حکومتوں کو زیادہ امور سونپے جائیں گے۔ مزدوروں اور سماجی بہبود سے متعلقہ قوانین (ماسوائے کانوں اور گودیوں کے مزدوروں سے متعلقہ ایکٹ سے پیدا شدہ امور کے) کا نفاذ صوبوں کے سپرد کر دیا جائیگا (۸) دفاتر روزگار اور مزدوروں کے ذہنی مراکز۔ جو آج کل مرکزی وزارت محنت کے زیر اہتمام ہیں۔ بھی صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔ (۹) مرکزی حکومت نے ایک انتظامی مجلس قائم (سٹینڈنگ آرگنائزنگ کمیٹی) تشکیل کی ہے۔ یہ ایک مستقل ادارہ ہوگا۔ یہ کمیٹی حسب ضرورت طریق کار سے متعلقہ مسائل اور دوسرے تمام تنظیمی امور کے بارے میں حکومت کو مشورہ دیا کرے گی۔

مغربی جرمنی — غیر مشروط امداد مہیا کرنے والا دنیا کا پہلا ملک

لاہور ۲۷ جنوری، وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل بتایا کہ مغربی جرمنی پہلا یورپی ملک ہے جس نے کسی کم ترقی یافتہ ملک کو غیر مشروط قرضہ پیش کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ حقیقت میں مغربی جرمنی دنیا کا پہلا ملک ہے جس نے کسی پسماندہ ملک کو غیر مشروط امداد دی ہے۔

مغربی جرمنی نے گزشتہ ہفتے پاکستان کو پندرہ کروڑ مارکس قرضہ دینے کی پیشکش کی تھی۔ اور اس قرضہ کے استعمال کے سلسلہ میں کوئی شرائط عاید نہیں کیں۔ پاکستان اس قرضہ سے اپنی تجارت کا سامان جس ملک سے چاہے خرید سکتا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ماضی میں امریکہ بھی اس طریقہ پر امداد دیتا رہا ہے۔ لیکن اب اس نے یہ شرط عاید کر دی ہے کہ قرضہ کی رقوم سے "صرف امریکہ میں بنی ہوئی اشیاء خریدی جائیں۔" مسٹر شعیب نے کہا کہ یہ حالات کی ستم ظریفی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ تمام یورپی ملکوں نے متحد ہو کر پسماندہ ملکوں کو امداد دینی شروع کر دی ہے امریکہ کی طرف سے امداد کے استعمال پر پابندیاں عاید کی جا رہی ہیں۔

وزیر خزانہ نے ایک اور سوال پر بتایا کہ مغربی جرمنی کی حکومت قرضہ کی رقم ادا کرنے پر تیار ہے۔ حکومت پاکستان اس امدادی قرضہ کے استعمال کے متعلق ایک منصوبہ تیار کرے گی۔ جس میں قرضہ کے استعمال کی تفصیل طے کی جائے گی۔ یہ منصوبہ ایک دو مہینے تک مکمل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان قرضہ کی رقم کا ایک معقول حصہ جرمنی سے سامان کی خریداری پر صرف کرنے کے سوال پر بھی غور کرے گی۔

مسٹر شعیب نے کہا کہ وادی سندھ میں آبپاشی کی تعمیرات کے مصارف سے تمام پہلوؤں کے بارے میں اصولی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ واپڈا کے ہیڈ کوارٹرز کی تعمیر اور تعمیری منصوبوں کیلئے ۴

۴ حاصل شدہ اراضی کے معاوضہ کی صحیح رقم کا تصفیہ باقی ہے۔ تعمیری مصارف کی رقوم کی ادائیگی کے متعلق ایک سوال پر انہوں نے بتایا کہ عالمی بنک نے تمام متعلقہ ملکوں سے اپنے اپنے حصہ کی رقم ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے کینیڈا نے اس سلسلہ میں پہل کی ہے اور اپنے حصہ کے بیس لاکھ ڈالر ادا کر دیئے ہیں بھارت کے حصہ کی رقم سامان کی شکل میں وصول کرنے کے متعلق انہوں نے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ تمام رقم سامان کی ۴۴

۴۴ شکل میں وصول کرنے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ پاکستان بین الاقوامی مقابلہ کے رجحان کو پیش نظر رکھے گا۔ اور بھارت نے دوسرے ملکوں سے سستا سامان سپلائی کیا تو ہم بھارت سے یہ سامان خرید لیں گے۔

راولپنڈی ۲۷ جنوری۔ ایران کے وزیر زراعت مسٹر مہدی ولی ہفتہ نے روز لاہور سے راولپنڈی پہنچنے والے ہیں جہاں وہ صدر ایوب، وزیر خوراک و زراعت لیفٹیننٹ جنرل شیخ اور وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمان سے ملاقات کریں گے۔

درخواستِ دعا

میرے بچے عزیز مطیع اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ کو کھیلتے ہوئے بازو کی ہڈی پر شدید ضرب آگئی ہے۔ احباب کرام صحابہ کرام اور درویش حضرات کی خدمت میں دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(خواجہ محمد عبداللہ خواجہ ریسٹورانٹ ربوہ)

درخواستِ دعا

(محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

میرے پوتے جاوید کی کلائیوں سے دو ماہ کے بعد پلاسٹر ہٹا نے پر ایکسرے سے معلوم ہوا کہ نقص ابھی باقی ہے اس لئے دوبارہ پلاسٹر ایک ماہ کے لئے باندھا گیا ہے میں ۲۹ دسمبر سے سوکھی کھانسی اور انفلوئنزا میں مبتلا ہوں اور بہت تکلیف اٹھا رہا ہوں زندگی نام ہے مر مر کے جیئے جانے کا۔ احباب کرام سے دونوں بالخصوص جاوید کے لئے دعاء خیر و عافیت کی درخواست ہے۔ (ظہور) اکمل عفی اللہ عنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴